تعارف

مرکزی مجلسِ رضا

محمد حنیف اظہر

مرکزی مجلسِ رضا لاہور

کتاب : ——— تعارف مرکزی مجلسِ رضا لاہور

مرتب : ——— محمد حنیف ازہر

سنِ اشاعت : ——— ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۰ء

مطبع : ——— جنرل پرنٹرز - لاہور

کتابت : ——— محمد رفیق جویریہ

ملنے کا پتہ

مرکزی مجلسِ رضا۔ نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

(پاکستان)

عرضِ حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے روزِ قیام سے اب تک کیا خدمات سرانجام دی ہیں؟" اس کا صحیح فیصلہ تو آئندہ کا قلم کار ہی کرے گا۔ فی الوقت مجلس کے کام کی اہمیت اور افادیت معلوم کرنا ہو تو اُن لوگوں سے پوچھئے جو بزعمِ خویش، عبقری فقیہہ و محدث، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق، محسنِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خاں حنفی قادری بریلوی قدس سرہٗ کے بارے میں اپنے مشاغبہ کے ذریعے عوام الناس اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کو یہ باور کرانے میں بہت حد تک کامیاب ہو چکے تھے کہ بریلی کا مولوی احمد رضا لائقِ اعتنا ہی نہیں وغیرہ وغیرہ ۔ ۔ ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ عنایت، سرکارِ غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ اور خود اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کے تصرف، نیز مرشدی و مولائی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدظلہ العالی خلیفۂ امام اہلِ سنت فاضلِ بریلوی مقیم مدینہ منورہ کی خصوصی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ صرف چند سال کے اندر معاندین کے جھوٹ کا پول کھل گیا۔ اُن کی "پنجاہ سالہ محنت" رائیگاں گئی اور عوام و خواص اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اعلی اللہ مقامہٗ کی بے مثال شخصیت کی طرف متوجہ ہو گئے اور علوم و فنون کے اس بحرِ بیکراں سے فیضیاب ہونا ضروری خیال کرنے لگے ہیں۔ والحمد للہ ثم الحمد للہ۔

جناب محمد حنیف اظہر صاحب نے مرکزی مجلسِ رضا لاہور کی خدمات کا اجمالی تعارف

وجہ تاسیس مرکزی مجلس رضا

ایک ایسی شخصیت جو بے شمار خصوصیات کی حامل ہو اور جس نے بے مثال علمی و ادبی اور دینی، مذہبی و ملی خدمات سرانجام دی ہوں، جس نے تجدید دین کا علم بلند کر کے قوم و ملت کی رہنمائی کی ہو، اس کے ساتھ اگر نا انصافی کا برتاؤ کیا جائے تو یہ خلاف دیانت و انسانیت ہے۔ امام احمد رضا (قدس سرہ) ایسی ہی ایک مظلوم شخصیت ہے جو نصف صدی تک مؤرخ اور تاریخ دانوں کی ستم ظریفیوں کا شکار رہی۔ اس کی وجہ یقیناً یہ بھی کہ انہوں نے ان کا صحیح تعارف نہیں کرایا اور دینی اور علمی کارناموں کو قوم کے سامنے پیش کیا۔ بیگانوں نے غلط پروپیگنڈہ کر کے اس گوہر کو دبیز تہوں میں چھپا دیا اور عوام میں ان کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کر دیے۔ یہاں تک کہ ایک وقت تک ان کا نام لینا کسی کو گوارا نہ تھا۔ لیکن سچائی اور حقیقت کبھی چھپ نہیں سکتی اور قوم و ملت کو سیدھی راہ ڈالنے والے آیا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ آج سے ۱۰ سال قبل ۱۹۶۸ء میں حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے انقلابی تحریک کی صورت میں مرکزی مجلس رضا لاہور چند احباب کے تعاون سے قائم کی۔ ایک عرصے سے اعلیٰحضرت امام احمد رضا (قدس سرہ) کی ذات پر شکوک و شبہات کے جو بادل چھائے ہوئے تھے وہ چھٹ گئے۔ حکیم صاحب موصوف کی زیر قیادت مرکزی مجلس رضا نے کام شروع کیا۔ ابتداء میں بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا لیکن کوئی مشکل اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکی یہ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت اور امام احمد رضا (قدس سرہ) کی توجہ کا نتیجہ ہے کہ مرکزی مجلس رضا نے نہایت ہی قلیل مدت میں عظیم ترین کارہائے نمایاں انجام دیے اور بین الاقوامی سطح پر ایک انفرادی مقام حاصل کر لیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

عہدیداران و معاونین

مرکزی مجلسِ رضا

مرکزی مجلس رضا کو قائم ہوئے آج بارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں مجلس کی باگ ڈور حکیم صاحب کے ہاتھ میں ہی رہی۔ اس مثالی ادارے (مجلس) کے عہدیداران کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

سرپرست :-	سید محمد حسن شاہ صاحب گیلانی مدظلہ
صدر :-	حکیم محمد موسیٰ امرتسری
نائب صدر :-	میاں محمد زبیر احمد قادری ضیائی
جنرل سیکرٹری :-	میاں رحمت علی نقشبندی مجددی
سیکرٹری :-	ظہور الدین خان
ناظم دفتر :-	قاضی صلاح الدین قادری ضیائی
خازن :-	الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی

نوٹ :- یہ تمام عہدیداران نہ صرف ماہانہ چندہ ادا کرتے ہیں بلکہ سالانہ جلسہ کے موقع پر اپنی جیب سے خطیر رقم بھی دیتے ہیں۔

چند خاص علمی سرپرست و معاونین

حضرت مفتی تقدس علی خان بریلوی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ راشدیہ

پیرزادہ (مدظلہا) حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور۔ حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری (صدر پاکستان سنی رائٹرز گلڈ) حضرت مولانا الحاج محمد بخش تابش قصوری۔ محترم جناب راجا رشید محمود ایم۔ اے (سیکرٹری پاکستان سنی رائٹرز گلڈ) جناب مولانا محمد عالم مختار حق صاحب (رکن مجلس عاملہ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ) جناب مولوی محمد شفیع رضوی صاحب۔ جناب پروفیسر محمد مسعود احمد ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ جناب سید اعجاز احمد صاحب (فرید بک سٹال) لاہور۔ جناب علامہ غلام رسول سعیدی صاحب۔ جناب رانا خلیل احمد صاحب بھاٹیاں جناب مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری۔ جناب ابو الطاہر فدا حسین فدا۔ جناب صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی [illegible]، حضرت سید محمد [illegible] قادری ایم اے [illegible]

خصوصی معاونت

۱۔ الحاج محمد احسان — پاکستان بیرنگ۔ سنٹر
۲۔ غلام نبی اینڈ سنز — رام گلی نمبر ۳ نسبت روڈ لاہور۔
۳۔ شیخ داؤد احمد صاحب — پاک ایشیا مل سٹور۔
۴۔ یعقوب برادرز — نسبت روڈ لاہور۔
۵۔ الحاج محمد عنایت صاحب خیر بلڈنگ — نسبت روڈ لاہور۔
۶۔ حافظ محمد طاہر المبارک ہارڈ ویئر — نسبت روڈ لاہور۔
۷۔ محمد یوسف وحید برادرز — چیمبرلین روڈ لاہور۔
۸۔ زیتون مولڈنگ ورکس چیمبرلین روڈ لاہور۔
۹۔ اعجاز حسین چوہدری — پی آئی اے لاہور
۱۰۔ محمد الیاس صاحب (انگلستان) ۱۱۔ حکیم محمد اشفاق صاحب گوالمنڈی لاہور۔
۱۲۔ جناب برکات احمد قادری (ابوظہبی)

لہ [illegible] حضرت [illegible]

مجلس کے مقاصد

مرکزی مجلسِ رضا روزِ قیام سے لے کر آج تک بنیادی مقاصد کے اعتبار سے نمایاں اور امتیازی کردار پیش کر رہی ہے۔ مجلس کے قیام کا مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہٗ) کی دینی و ملی خدمات سے تمام دنیا کو متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ مسلکِ حقّہٖ اہلِ سُنّت کی تبلیغ و اشاعت ہے۔ چنانچہ مجلسِ رضا یہ خدمات دو طریقوں سے سرانجام دے رہی ہے۔

۱۔ اعلیٰ حضرت (قدس سرہٗ) کی دینی و ملی خدمات پر لٹریچر اور انکی غیر مطبوعہ یا کمیاب کتب کی اشاعت۔ نیز تبلیغی رسائل کی طباعت اور بلاقیمت تقسیم۔

۲۔ اعلیٰ حضرت (قدس سرہٗ) کے یومِ وصال (۲۵ صفر المظفر) کے موقع پر "یومِ رضا" کا انعقاد اور پورے ملک میں یومِ رضا منانے کی تحریک و تشویق پیدا کرنا۔

اس کے علاوہ مجلس کے اور بھی کئی مقاصد ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا مقاصد کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اب ہم ان دونوں مقاصد کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ مرکزی مجلسِ رضا اپنے ان مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہے۔

۱۔ مجلس کی مطبوعات

آج کا دور علم و فن اور ذرائع ابلاغ کے صحیح استعمال کا دور ہے۔ نشر و اشاعت جہاں دنیوی کاروبار میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ وہاں دین، مذہب اور ملت

کی خدمات کے سلسلے میں بھی اس کی اتنی ہی ضرورت و اہمیت ہے۔ آج ہم اپنا پیغام اگر تمام دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں تو ہمیں لٹریچر کا سہارا لینا ہوگا۔ چنانچہ مرکزی مجلس رضا نے امام احمد رضا (قدس سرہ) کی عظیم شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں سے دنیا کو متعارف کرانے کے لیے ممتاز اہل علم و دانش سے مقالات لکھوائے اور انہیں شائع کر کے دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔ وہ مطبوعات جو مرکزی مجلس رضا نے شائع کی ہیں ذیل میں ان کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ تجلی المشکوٰۃ

مجلس رضا کی یہ سب سے پہلی پیشکش ہے۔ اس کے مصنف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہ) ہیں۔ مسائل زکوٰۃ پر مشتمل یہ کتابچہ ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

۲۔ فاضل بریلوی اور ترکِ موالات

پروفیسر محمد مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی کی تالیف ہے۔

اس میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی (قدس سرہ) کے حالات کے علاوہ ان کی سیاسی خدمات اور جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ تحریک ترک موالات میں ان کے عظیم کردار پر پروفیسر صاحب موصوف نے فاضلانہ تبصرہ کیا ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مجلس رضا اس کتاب کے ۵ ایڈیشن چھ ہزار کی تعداد میں شائع کر چکی ہے۔ نیز اس کتاب کے کئی اقتباسات "المیزان بمبئی" کے "اعلیٰ حضرت نمبر" میں نقل کیے جا چکے ہیں اور انوار رضا میں اس کا غالب حصہ شامل کیا گیا ہے۔ اب مجلس رضا کی اجازت سے رضا پبلی کیشنز لاہور نے چھاپ دی ہے۔

۳۔ اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام

مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری کی تصنیف ہے۔ اس میں اعلیٰ حضرت

کی فقہی بصیرت کو بیان کیا گیا ہے۔ [illegible] میں ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی اس کا بیشتر حصہ المیزان بمبئی کے امام احمد رضا نمبر اور انوارِ رضا میں نقل ہو چکا ہے۔

۴۔ سوانح سراج الفقہاء

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ "سراج الفقہاء" مولانا سراج احمد صاحب مکھن بیلوی علیہ الرحمہ کے حالات پر مشتمل ہے اس میں اعلیٰ حضرت کا ایک غیر مطبوعہ فتویٰ بھی شامل ہے، جو کتاب کی افادیت میں ایک اہم اضافہ ہے۔ اس کتاب کے تین ایڈیشن ۳ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔ اس کا اکثر حصہ امام احمد رضا نمبر المیزان بمبئی اور "انوارِ رضا" میں نقل ہو چکا ہے۔

۵۔ پیغاماتِ یومِ رضا

مشائخ، علماء اور ادباء و فضلاء کے ایسے پیغامات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مرکزی مجلسِ رضا کے سالانہ جلسہ "یومِ رضا" منعقدہ [illegible] کے موقع پر لکھے تھے۔ الحاج مقبول احمد قادری ضیائی نے اسے ترتیب دیا ہے۔ دو ایڈیشنوں میں ۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور اس کے اقتباس امام احمد رضا نمبر المیزان بمبئی اور "انوارِ رضا" میں شامل ہو چکے ہیں۔

۶۔ فاضل بریلوی علماءِ حجاز کی نظر میں

از پروفیسر محمد مسعود احمد، پروفیسر صاحب موصوف جن کی تالیفات مقبولیتِ عامہ کا شرف رکھتی ہیں وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے کارناموں اور ان کی خدمات کا بڑا تفصیلی اور تحقیقی جائزہ لیا ہے اور ان پر بہت سے مقالات لکھ چکے ہیں۔ فاضل بریلوی علماءِ حجاز کی نظر میں اس سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے کتاب ضخامت کے لحاظ سے "مجلسِ رضا" کی شائع کردہ تمام کتابوں میں سب سے زیادہ ضخیم و حجیم ہے اور

تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں امام احمد رضا کے متعلق مجلات مقدس کے علاوہ [illegible] جو شعف رکھتے تھے اور ان کی نظر میں امام موصوف کا جو مقام تھا وہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب تین ایڈیشنوں میں تین ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی۔ اب یہ کتاب اپنی نوعیت کے ایک ادارے سے [illegible] نے شائع کر دی ہے۔

از ملک شیر محمد خان اعوان۔

۷۔ مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری

اعلیٰ حضرت جو شعر و سخن میں مہارت کے جو پایہ رکھتے تھے وہ [illegible] ہے۔ [illegible] نعتیہ شاعری کی جو وسعت [illegible] ایک حد تک ہی خوب جانتے پہچانتے ہیں۔ ان کے اس فن پر ملک صاحب موصوف نے تقریباً ہر پہلو پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب چار ایڈیشنوں میں ۸ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

از ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری

۸۔ المجمل المعدد لتالیفات المجدد

خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ایک ہزار کے لگ بھگ کتب و رسائل تصنیف کیے جو کہ پچاس علوم و فنون پر مشتمل ہیں۔ ان کی ان کتب و رسائل کی تعداد کا اگر کچھ اندازہ ہوتا ہے تو صرف ان کے خلیفہ کی اس تالیف سے ہوتا ہے جنہوں نے امام احمد رضا کی کتابوں کے نام درج کر دیے ہیں۔ یہ کتاب چار ایڈیشنوں میں ۸ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی۔

از مولانا غلام رسول سعیدی وغیرہ

۹۔ فاضل بریلوی کا فقہی مقام

مجلس رضا نے مختلف حضرات پر مختلف اصحاب علم و دانش سے مقالات لکھوائے تھے جو شخصیات میں [illegible] ان اس پر تفصیل سے کام کروایا ہے۔ یہ کتاب [illegible] میں فاضل بریلوی قدس سرہ کا فقہی مقام کو بیان و پیش کیا ۸ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔ امام احمد رضا نمبر

(المیزان بمبئی) اور "انوار رضا" میں نقل ہو چکی ہے۔

از ملک شیر محمد خان اعوان۔

۱۰۔ **محاسن کنزالایمان** جیسا کہ نام ہی سے واضح ہے کہ یہ کتاب اعلیٰ حضرت کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کے علمی و ادبی، لغوی اور اعتقادی محاسن کے بیان پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اپنی مقبولیت کے لحاظ سے مجلس رضا کی کتابوں میں انفرادی حیثیت رکھتی ہے۔ سات ایڈیشنوں میں ۲۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور دستیاب ہے۔

از سید نور محمد قادری۔

۱۱۔ **اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر** اس میں اعلیٰ حضرت کی شاعری پر مختصر اور جامع تبصرہ کیا گیا ہے۔ ۲ بار ۔ ۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہو کے تقسیم کی جا چکی ہے۔

از مولانا محمد سعید شبلی قادری نقشبندی۔

۱۲۔ **فضائل درود و سلام** مجلس رضا نے اعلیٰ حضرت کے فضائل و کمالات اور تعلیمات کو عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ درود و سلام جیسے موضوع پر بھی کتب شائع کی ہیں۔ اس میں دینی و دنیوی برکات کے لیے درود و سلام کو پڑھنے کے طریقے، ان کے فوائد و فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب بھی مقبولیت کے لحاظ سے انفرادیت کی حامل ہے اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی سرفہرست ہے بارہ ایڈیشنوں میں ۶۰ ہزار تعداد میں شائع کی جا چکی اور آئندہ ہوتی رہے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

از امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہ)

۱۳۔ **تمہید ایمان** مجلس نے اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) کا رسالہ تمہید ایمان پر

لٹریچر کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ان کی کتابیں چھپوانے کا بھی اہتمام کیا چنانچہ یہ کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر تقسیم ہو چکی ہے اور اب اسے سُنیوں کے مختلف اشاعتی ادارے مکتبہ قادریہ لاہور اور رضا پبلی کیشنز لاہور شائع کر رہے ہیں۔

۱۴۔ اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً اعلٰے قول الامام :-

تصنیف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہٗ) اعلیٰ حضرت کی یہ نایاب تصنیف (عربی)، ایک ہزار کی تعداد میں شائع کر کے مکتبہ الشیق استانبول ترکیہ کو بھیجی گئی اور وہاں سے دنیا بھر میں پھیل گئی۔

۱۵۔ ضیائے کنز الایمان

از مولانا غلام رسول سیدی۔

ملک شیر محمد خان کی تصنیف محاسن کنز الایمان پر جناب ماہر ایڈیٹر فاران کراچی نے بزعم خویش زوردار اعتراض کیے تھے۔ جناب ظفر سیدی نے ماہر صاحب کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ اس بحث میں اعلیٰحضرت کے ترجمۂ قرآن کی مزید خوبیاں نکھر کر سامنے آگئیں۔ اس تحقیقی کتاب کے پانچ ایڈیشن ۷ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔

۱۶۔ عاشقِ رسول

از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد۔

فنا فی الرسول اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے بارے میں اپنے اور غیروں کے اعترافی تاثرات پر مشتمل ہے۔ دو ایڈیشنوں میں ۴ ہزار کی تعداد میں یہ رسالہ شائع ہو چکا ہے۔

۱۷۔ افکارِ حبیب رضا

از مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری علیہ الرحمۃ۔

اعلیٰ حضرت کے بے شمار خلفاء میں سے ایک جلیل القدر خلیفہ شاہ حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ یہ کتاب ان کے

مختصر حالات پر مشتمل ہے۔ ۲، ایڈیشنوں میں ۴ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے۔

۱۸۔ ڈیوائن ویلیوز آف اسلام (انگریزی)

DIVINE VALUES OF ISLAM

از مجاہد ملت، نعیم اہل سنت مولانا عبد الستار خان نیازی مدظلہ العالی مجلس رضائے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ

کے علمی و ادبی محاسن کو پھیلانے کے ساتھ دوسرے ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لیے انگریزی میں لٹریچر بھی شائع کیا جس کو مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے تقسیم کی جا چکی ہے۔

۱۹۔ مولانا احمد رضا کا نعتیہ شاعری میں منصب

از شام لکھنوی۔ امام نعت گویاں

اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا خان بریلوی (قدس سرہٗ) کا شاعری میں جو منصب و مقام ہے، اُسے دلائل سے اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے۔ ۲، ایڈیشنوں میں ۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے اور دستیاب ہے۔

۲۰۔ فاضل بریلوی کے معاشی نکات جدید معاشیات کے آئینے میں

از پروفیسر رفیع اللہ صدیقی۔

اعلیٰحضرت نے آج سے تقریباً ۵۰ سال پہلے "تدبیر فلاح و نجات و اصلاح" کے نام سے ایک رسالہ لکھ کر امتِ مسلمہ کی معاشی بہبود کی خاطر جو تجاویز پیش کی تھیں۔ ان پر پروفیسر صاحب موصوف نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ افادیت کا حامل یہ کتابچہ ۴ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔

۲۱۔ سات ستارے

از حکیم محمد حسین بدر۔ یہ کتاب آسمانِ علم و فضل کے سات

درخشاں ستاروں، علامہ فضل حق خیر آبادی، اعلیٰ حضرت بریلوی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی مولانا نعیم الدین مراد آبادی، سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا غلام محمد ترنم اور مولانا غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہم کے حالات اور کارہائے نمایاں پر مشتمل ہے۔ ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کرکے تقسیم کی جاچکی ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور نے اسے شائع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

۲۲۔ الفضل الموہبی (عربی ترجمہ)

تصنیف اعلیٰ حضرت بریلوی۔ مترجم مولانا افتخار احمد صاحب۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی اُردو تصنیف کا یہ عربی ترجمہ ۲ ایڈیشنوں میں تین ہزار کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ عربی ممالک کے اہل علم کو اعلیٰ حضرت کے مقام و مرتبہ علمی سے متعارف کرانے کے لیے یہ ترجمہ چھاپا گیا چنانچہ مقبول ہوا۔

۲۳۔ امام احمد رضا اور علم حدیث

از مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی۔ یہ کتاب امام احمد رضا کے علم حدیث پر رقم کی گئی ہے۔ ۲ ایڈیشنوں میں ۵ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی اور دستیاب ہے۔

۲۴۔ مولانا احمد رضا بریلوی (سندھی) تالیف مقبول جہانگیر۔

مترجم سندھی مولانا عبد المصطفیٰ اکبر حسین قادری ایم۔اے۔

مجلس رضا نے امام احمد رضا کو متعارف کرانے کے لیے جہاں اُردو، عربی اور انگریزی کتب و رسائل شائع کیے وہاں سندھی میں بھی لٹریچر شائع کیا۔ یہ رسالہ امام احمد رضا کے حالات پر مشتمل ہے اور سندھ کے علاقہ میں خاصہ مقبول ہوا۔ دو ایڈیشنوں میں ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جاچکا ہے۔

۲۵۔ مشرق کا ایک فراموش کردہ نابغہ NEGLECTED GENIUS OF THE EAST

از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ایم اے پی ایچ ڈی۔
پروفیسر صاحب نے اعلیٰ حضرت پر جہاں اردو میں بہت کچھ لکھا وہاں انگریزی میں بھی خامہ فرسائی کی تاکہ یورپ کے اہل علم بھی اس نابغہ روزگار شخصیت سے متعارف ہو سکیں چنانچہ اس کے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے۔ دو ہزار کی تعداد میں شائع ہوگی۔

۲۶۔ **اصح المطالب فی شعب ابی طالب** از مولانا احمد سعید شبلی نقشبندی قادری۔
اس کتابچے میں سرور کون ومکان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے شعب ابی طالب میں محصور رہنے کے صحیح واقعات تحریر کیے گئے ہیں اور غلط اندیشوں کی غلط بیانیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ ۲ ہزار کی تعداد میں شائع ہوئی۔

۲۷۔ **اثبات المولد والقیام** از حضرت شاہ احمد سعید نقشبندی، مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔
اس رسالہ میں مولد وقیام کے مستحسن ہونے پر دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ اور تحریرات حضرت مجدد الف ثانی کی روشنی میں اسے ثابت کیا گیا ہے۔ نیز ان لوگوں کا رد کیا گیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ میلاد شریف کو مستحسن نہیں جانتے تھے۔ ۴ ہزار کی تعداد میں دو بار طبع ہوا۔

۲۸۔ **فضائل درود سلام** از مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ۔
جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے یہ کتاب درود وسلام کے فضائل وبرکات پر مشتمل ہے یہ نایاب کتاب مجلس رضا نے ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کی ہے۔

۲۹۔ **رسالہ فی علم الجفر** (عربی) از امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

علم الجفر پر اعلیٰ حضرت کا یہ بڑا علمی اور تحقیقی رسالہ ہے۔ اس کا ایک ایڈیشن ۲ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔

۳۰۔ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین

از امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہٗ)

اس رسالہ میں ایک عیسائی پروفیسر البرٹ کی ہولناک پیش گوئی جو ۱۷ دلائل پر مشتمل تھی اس کا اعلیٰ حضرت نے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں رد پیش کیا ہے۔ جو بالکل حق ثابت ہوا۔ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا جا چکا ہے۔

۳۱۔ چالیس ارشادات امام ربانی

از علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

یہ رسالہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے چالیس ارشادات پر مشتمل ہے۔ ۵ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔

۳۲۔ **احادیث مبارکہ**: از عبد الحکیم قاسمی ایم۔ اے (اشاعت اول چار ہزار)

مرتب۔ محمد عالم مختار حق

۳۳۔ خطبات یوم رضا

جلسۂ یوم رضا منعقدہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر علمائے کرام اور دانشوروں نے اپنی تقاریر کے ذریعے امام اہل سنت کو خراج عقیدت پیش کیا تھا۔ یہ خطبات ریکارڈ کر لیے گئے تھے۔ بعد میں جناب محمد عالم مختار حق صاحب نے انہیں مرتب کر دیا۔ ۵ ہزار کی طباعت کے تمام اخراجات جناب الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی رضائی نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے لیے صدقۂ جاریہ کے طور پر برداشت کیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حاجی محمد مقبول احمد صاحب کے والد ماجد مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا کرے۔ آمین

مرکزی مجلسِ رضا کی مطبوعات کی فہرست آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ مجلس کی یہ ۳۳ مطبوعات ایک لاکھ ۴۸ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں۔ مرکزی مجلسِ رضا کی انفرادیت یہ ہے کہ ابتدا سے لے کر آج تک یہ بیش قیمت مطبوعات

ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کر رہی ہے۔ یہ مطبوعات پاکستان اور بیرونی ممالک کے اساتذہ علم و فن کی خدمت میں از خود تحفتہً ارسال کی گئیں۔ اس کے علاوہ دنیا کی کتنی ہی لائبریریوں میں یہ کتب ارسال کی جا چکی ہیں جن میں سعودی عرب ترکی، افغانستان، بھارت، امریکہ، بنگلہ دیش، انگلینڈ، کینیڈا، آسٹریلیا، جرمنی، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، سری لنکا، چین، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، نیدرلینڈ (ہالینڈ)، فرانس، ممالکِ افریقہ، نیپال، مصر، کویت، دوبئی، قطر، ایران، اردن، یمن، لبنان، عراق، لیبیا اور شارجہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

مرکزی مجلس رضا کی ان مطبوعات کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ اہلِ علم و دانش کے ان خطوط سے ہوتا ہے جو ہزاروں کی تعداد میں مجلس رضا کو موصول ہو چکے ہیں۔

یہ مجلس کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج تمام دنیا میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی ذات اور ان کے علمی و ملی کارناموں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

مرکزی مجلس رضا لاہور نے امام احمد رضا کی شخصیت کو متعارف کرانے کا بیڑا اٹھایا، لوگوں کو موصوف کی تعلیمات کا درس دیا اور آئندہ کے مؤرخین کے لیے ان سے متعلق اتنا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے جس سے ایک ضخیم تاریخ مرتب ہو سکتی ہے۔ اس کے ساتھ مجلس رضا نے مسلمانانِ اہلِ سنت کو کام کرنے کی ایک راہ دکھا دی ہے جس کے نتیجے میں اب ملک کے کئی ادارے امام احمد رضا (قدس سرہٗ) کے کارناموں کو اجاگر کرتے ہیں سرگرمِ عمل ہیں اور مرکزی مجلس رضا سے منسلک مجالس بھی خوب کام کر رہی ہیں، ان میں سے مجلس رضا سرائے عالمگیر اور مجلس رضا واہ کینٹ یومِ رضا منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ کتب و رسائل بھی طبع کر رہی ہیں۔

ترکی سے اعلیٰ حضرت کی تصانیف کی اشاعت

مرکزی مجلس رضا

نے دیگر ممالک کے علماء اور علمی اداروں سے جو روابط قائم کر رکھے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ محسنِ اہلِ سنت حضرت حسین حلمی ایشیق نے مکتبہ ایشیق استانبول (ترکیہ) سے اعلیٰ حضرت اور علمائے اہلِ سنت کی کتابوں کو طبع کرا کر دنیا بھر میں پھیلا دیا۔

۲۔ یومِ رضا

مرکزی مجلس رضا، امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی (قدس سرہٗ) کی عظیم شخصیت اور ان کی علمی، دینی اور ملی خدماتِ جلیلہ کے تعارف کے لیے تحریری اشاعت کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یومِ وصال کے موقع پر ایک عظیم الشان تقریب "جلسہ یومِ رضا" منعقد کرتی ہے۔ یہ جلسہ ہر سال صفر المظفر کے مہینے میں نوری جامع مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور انعقاد پذیر ہوتا ہے۔ اس جلسہ کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ مرکزی مجلس رضا کی تحریک پر یوں تو ملک بھر میں امام اہلِ سنت کا عرس مبارک نہایت شان و شوکت سے منایا جانے لگا ہے، لیکن اس جلسہ یومِ رضا کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔ جلسہ میں متعدد علمائے کرام، مشائخ عظام اور ممتاز دانشور شرکت فرما کر اعلیٰ حضرت کے عظیم علمی و فنی کارناموں اور بے مثال دینی خدمات پر نہایت فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالتے ہیں۔ احقر راقم السطور کئی سال سے اس جلسہ یومِ رضا میں شرکت کر رہا ہے اس لیے یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ مرکزی مجلس رضا نے اس دور میں جلسہ کرنے کے طریقے اور آداب سکھانے کے ساتھ یہ بھی عیاں کر دیا ہے کہ صرف اہلِ علم کی مثبت انداز کی تقاریر ہی انقلاب آفریں ہوتی ہیں۔ آپ نے مجلس رضا کے دو اہم مقاصد کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمایا۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجلس اپنے ان مقاصد میں کہاں تک کامیاب ہے۔

مرکزی مجلسِ رضا

اخبارات رسائل اور اربابِ علم و دانش کی نظر میں

مرکزی مجلس رضا نے تحریر و تحقیق کے میدان میں جو خدمات سرانجام دی ہیں ان کی تفصیل آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مجلسِ رضا کی ان خدمات پر اہل علم و دانش خراجِ تحسین پیش کیے بغیر نہ رہ سکے اور لاتعداد عوام و خواص نے مجلسِ رضا کو تعریفی خطوط لکھے۔ اس کے علاوہ ملک کے اخبارات و رسائل نے بھی مجلس رضا کی خدمات کو سراہا اور مجلس کی مطبوعات پر حقیقت پسندانہ تبصرے کیے۔

ذیل میں ہم چند اخبارات و رسائل کے اقتباسات اور اندرون ملک و بیرون ملک کے چند بزرگ حضرات اور اربابِ علم کے خطوط کے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ مجلس صحافت اور علم و فن کی دنیا میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی کے مجلہ علم و آگہی ۔ کراچی کے خصوصی شمارے (علماء و ادارے برصغیر پاک و ہند کے علمی، ادبی اور تعلیمی ادارے) میں مرکزی مجلس رضا لاہور کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

مولانا احمد رضا ہندوستان کے علمائے اہلِ سنت میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں انہوں نے اپنی پوری زندگی اسلام کی خدمت میں بسر کر دی تھی۔ مسلمانوں کی

تعلیم و تربیت، رشد و ہدایت، تبلیغ و دعوتِ اسلام اور تصنیف و تالیف ان کی زندگی کا مقصد تھا وہ بیک وقت دین کے متبحر عالم، اُردو کے بلند پایہ ادیب نعت گوئی میں منفرد حیثیت کے شاعر، مفسر، محدث اور فقیہ تھے۔ انہوں نے مختلف علوم و فنون اسلامی میں سیکڑوں کتابیں یادگار چھوڑیں۔ لیکن ان کی وفات کے بعد ایک مدت تک کوئی ایسی علمی تحریک پیدا نہیں ہو سکی۔ جو حضرت موصوف کے آثارِ علمی کے تحفظ و اشاعت اور ان پر تحقیق و تصنیف کو اپنا مقصد بناتی۔ لیکن ہر کام کے لیے قدرت کی طرف سے وقت مقرر ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کام کی سعادت بھی روزِ ازل سے کسی خوش نصیب کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے۔ مجلس رضا کے لیے ١٩٦٨ کا سال مقدر تھا اور اس کام کی سعادت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے ناصیۂ زیبا میں لکھی تھی۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو قدرت نے حکیم محمد موسیٰ صاحب کے دل میں مجلس کے قیام و انتظام کا داعیہ پیدا کر دیا اور مجلس نے خدا کے بھروسے پر علمی خدمات سرانجام دینا شروع کر دیں — اللہ تعالیٰ نے مجلس کو توفیق دی ہے کہ اہلِ علم تک یہ کتابیں مفت پہنچائے۔

ماہنامہ فیضِ رسول (براؤں شریف، بستی، انڈیا) کے شمارہ فروری ١٩٧٩ء میں مولانا عبدالمبین نعمانی، مرکزی مجلس رضا اور اس کی تبلیغی خدمات کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں کہ:۔

"مجلس رضا کی خدمات کی اہمی میں کوئی مثال نہیں ملتی اور جس کی وجہ سے یہ کہنا اور اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ماضی میں کسی طرح سے اعلیٰ حضرت کی شخصیت کے تعارف میں اس ادارہ نے بے مثال کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ جس کی وجہ سے آج وہ لوگ بھی عزت سے اعلیٰ حضرت کا نام لینے لگے ہیں بلکہ تحمل کر کے آپ کی

فضیلت و مقبولیت کو تسلیم کرنے لگے ہیں، جو کل تک اعلیٰ حضرت کا نام لینا تک گوارا نہ کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں قابلِ صد تحسین و مبارک باد ہیں مجلس رضا کے بانی عظیم و مخلص شخصیت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور ان کے معاونین مخلصین جنہوں نے جمود و تعطل اور مایوس کن حالات میں حرکت و عمل کا چراغ روشن کیا اور امام احمد رضا کے مشن کو فروغ دینا تھا، بڑھنے کے لیے اپنی بے پناہ مساعی جمیلہ کا ثبوت دیا۔

ماہنامہ "کتاب" لاہور اپنی اشاعت فروری ۱۹۷۵ء میں مجلس رضا کی مطبوعہ کتاب "الجمل المعدود تالیفات المجدد" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

"اس کتاب کا بانی .... کے دور میں مجلس رضا کی یہ خدمت ہے کہ وہ اس سے پیشتر آٹھ چھوٹی چھوٹی کتب شائع کر چکی ہے۔ جن میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے بارے میں شکوک و شبہات کی فضا کو دور کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ دراصل مرکزی مجلس رضا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اسے اس دور کے عظیم روحانی اور محقق حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی سرپرستی حاصل ہے۔ جن کی شخصیت اور علمیت کے وہ لوگ بھی معترف ہیں جو ان سے بعض مسائل میں اختلاف رکھتے ہیں"

ماہنامہ "ترجمان اہل سنت" شمارہ جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۳۹، ۴۰ پر مجلس رضا کی مطبوعہ کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

مرکزی مجلس رضا لاہور نے اعلیٰ حضرت کے عظیم تجدیدی کارناموں سے امت مسلمہ کو متعارف کرانے کا جو قابل قدر سلسلہ شروع کیا ہے اور مسلسل نشر و اشاعت سے علمی میدان میں اعلیٰ معیار قائم کیا ہے اور جس میں وہ مسلسل ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اس پر انہیں جتنی بھی مبارکباد و تحسین کی جائے وہ کم ہے۔

ہفت روزہ "آج" کراچی شمارہ ۲۲ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۳ میں مجلس کی مطبوعہ کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"مجلس رضا قابلِ صد مبارکباد ہے کہ وہ یہ کتابیں شائع کر کے عامۃ المسلمین کو ایک گم شدہ اور بے بہا خزانہ فراہم کر رہی ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔"

ہفت روزہ "الہام" بہاولپور ۲۱ جون ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں "اہلِ سنت کے اشاعتی ادارے" کے زیرِ عنوان مرکزی مجلس رضا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"مولانا احمد رضا بریلوی (قدس سرہٗ) کی شخصیت اور علمی کارناموں پر گذشتہ چند برسوں میں مجلس رضا لاہور نے جو گرانقدر کام کیا ہے۔ اس نے اس غفلت کی یکسر تلافی کر دی ہے۔ جو مدت سے آپ کے ساتھ روا رکھی جا رہی تھی۔ مجلس رضا نے بے پروائی اور غفلت کے پردوں کو عزم و عمل سے چاک کیا اور متعدد ایسی کتابیں شائع کیں، جنہوں نے تحقیق و تفحص کے اس دور میں فاضل بریلوی کی عظمتِ علمی کا اہلِ علم کو قائل کر دیا۔"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور۔ شمارہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۳، کالم ۷، ۸ میں مجلس کی ایک کتاب "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"مرکزی مجلس رضا لاہور حضرت فاضل بریلوی کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کو جس مؤثر ذریعے سے سرانجام دے رہی ہے بلاشبہ اراکین مجلس کا جذب و عشق ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے مشن کو عام کرنے میں جتنا کام کیا ہے اس کا اندازہ ان کتب کی اشاعت اور مفت تقسیم سے ہوتا ہے جو پاکستان کے علاوہ بے شمار ملکوں میں ہوتی ہے۔"

روزنامہ "امروز" لاہور اپنی ۲۸ ستمبر ۱۹۰ء کی اشاعت میں مجلس رضا کی مطبوعہ کتاب "امام احمد رضا اور علم حدیث" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:-

مرکزی مجلس رضا لاہور کے صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری عرصۂ دراز سے مولانا احمد رضا خاں کے علم و حکمت کا فیض ایسے ہی رسالوں کے ذریعے عام کرنے میں مصروف ہیں اور یہ کام کسی دنیاوی منفعت کی امید یا توقع کے بغیر محض اللہ کے لیے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ یہی وہ سبب ہے کہ مرکزی مجلس رضا کی تمام مطبوعات کو ملک اور بیرونی ملکوں کے علمی و دینی حلقوں میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور اب تک یہ مطبوعات ہزاروں کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم کی گئی ہیں۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری اس فیضِ جاریہ پر تبریک و ہدیہ کے ہر طرح مستحق ہیں۔"

مجدّدِ ملّت رمولفہ غلام مصطفےٰ امصطفوی، کے دیباچے میں سید ارشاد احمد عارف لکھتے ہیں کہ:-

"خدا بھلا کرے حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا جنہوں نے دس بارہ سال قبل مرکزی مجلس رضا قائم کی اور "یوم رضا" کی طرح ڈالی۔ پھر کیا تھا پورا ملک نہ صرف فاضل بریلوی اور ان کے تلامذہ کی علمی فتوحات کا اعتراف کرنے لگا بلکہ لکھنے والوں کی ایک منظم ٹیم میدان میں کود پڑی۔ اب شاید ہی کوئی دن ایسا جاتا ہو گا۔ جب کوئی کتاب، رسالہ یا مضمون فاضل بریلوی اور ان کے تلامذہ یا ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے شائع نہ ہوتا ہو۔

اب اُن اربابِ علم و دانش کے خطوط کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مرکزی مجلس رضا کی خدمات کو طائرانہ نظر کے شاندار خراجِ تحسین پیش کیا۔

حافظِ ملت کا مکتوب گرامی

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محدث عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ بانی عربی یونیورسٹی مبارکپور - اعظم گڑھ - یو- پی - ہند -

۸ جون ۱۹۷۵ء

مکرمی و محترمی حامی دینِ متین جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب زید مجدکم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہٗ ! مزاج شریف ! آپ کی مرسلہ کتب اعلیٰ حضرت کی نعتیہ شاعری، اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر - امام احمد رضا علمائے حجاز کی نظر میں اور محاسن کنز الایمان موصول ہوئیں - جن کے مطالعہ سے بے انتہا مسرت ہوئی - آپ کے ادارہ مرکزی مجلس رضا نے دینِ متین مذہب اہلِ سنت کی بڑی زریں خدمت کی اس خصوص میں آپ کا ادارہ بلاشبہ منفرد ہے - قابلِ قدر و لائقِ تحسین ہے - مولائے قدیر اس ادارہ کو ترقی دے - بامِ عروج پر پہنچائے، دینِ متین کی بے شمار خدمات انجام دلائے - آمین بہ نستعین -

جملہ اراکینِ ادارہ کی خدمت میں سلام مسنون و مبارکباد

عبد العزیز عفی عنہٗ

خادم دار العلوم اشرفیہ مبارکپور

اعظم گڑھ - یو - پی

المیزان بمبئی کے مدیر سید محمد جیلانی محامد صاحب اپنے ایک مکتوب محررہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۷ء میں مرکزی مجلس رضا کے بانی و صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے نام لکھتے ہیں کہ:-

"اس ضمن میں ہماری نگاہیں آپ پر ہیں آپ نے امام احمد رضا پر کام کرنے کی جو راہ ڈالی ہے وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ پوری ملتِ اسلامیہ کو آپ نے کام کرنے کا شعور بخشا ہے۔"

نور محمد جیسی اڑیسوی صاحب مبارک پور اعظم گڑھ یوپی سے لکھتے ہیں۔

"مولانا احمد رضا بریلوی کی شانِ یکتائی میں اگر کوئی رطب اللسان ہے تو وہ صرف پاکستان کا مسلمان۔ آپ حضرات نے التزام کر لیا ہے کہ اعلیٰ حضرت اور ان کے خلفاء کے متعلقات پر ہی لٹریچر شائع کریں گے۔ یہ بہت اہم کارنامہ اور تاریخ ساز کام ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔"

(خط بنام مرکزی مجلس رضا محررہ ۱۳ جون ۱۹۷۹ء)

ڈاکٹر محمد اسعد (بی۔یو۔ایم۔ایم۔ایس علیگ) جلی بجیت (انڈیا) سے لکھتے ہیں۔

"میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ مجلس رضا لاہور کے قیام اور اس کی بے لوث خدمات سے اہلِ علم اور عوام الناس کے اندر کام کرنے کی لگن اور بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے۔"

(مکتوب محررہ ۲۱ مئی ۱۹۷۹ء بنام مرکزی مجلس رضا)

پروفیسر رحیم بخش شاہین گورنمنٹ حشمت علی اسلامیہ کالج راولپنڈی مجلس رضا کی

ایک کتاب پر حاشیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ :

"میں تو یہ کہوں گا کہ یہ مفید کام آج سے بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ لیکن جانے علماء نے نہ جانے کیوں ایسے ٹھوس علمی کام کی طرف توجہ نہ دی جس سے اعلیٰ حضرت کے علمی اور اجتہادی کارنامے منظر عام پر آ کر بہت سے لوگوں کے لیے ہدایت کا موجب ہو سکتے تھے۔ یہ مجلس رضا کا کارنامہ ہے۔ نہ صرف ان کی کتابوں کا معیار علمی اور تحقیقی ہے بلکہ طباعت بھی عمدہ ہے اور سب سے بڑھ کر قابل قدر پہلو مصنف کی پرخلوص محنت اور مرکزی مجلس رضا کا عزم ترغیب ہے جس کی بناء پر ایسی قیمتی اور مفید کتابیں عوام کے ہاتھوں تک پہنچ رہی ہیں۔"

(مکتوب محررہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۳ء)

مرکزی مجلسِ رضا کی تحریک

اور اس کے اثرات

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مجلسِ رضا ایک فکری انقلاب برپا کرنے والی تحریک اور دعوتِ عمل ہے۔ ایسی تحریک جو حقائق کا بول بالا دیکھنا چاہتی ہے جو اپنے عزم و عمل سے دنیا پر یہ ثابت کر دینا چاہتی ہے کہ ہواؤں کا رُخ موڑا جا سکتا ہے۔ ایسے تو بے شمار ادارے ہیں جو ایک خاص مقصد کے تحت کام کر رہے ہیں۔ لیکن آپ انہیں مرکزی مجلس رضا کی طرح سرگرمِ عمل نہ پائیں گے۔ مرکزی مجلس رضا ایک مخصوص عزم کے ساتھ میدانِ عمل میں آئی اور اپنی مخصوص منزل کی طرف روانہ ہوئی یہ مجلس کا عزم ہی تھا کہ جس کی بنا پر "ہم سفر ملتے گئے اور کارواں بنتا گیا"۔ چنانچہ آج مجلس رضا ایک کارواں کی صورت میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

مجلس رضا نے اپنی تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے دو اہم مقاصد کو سامنے رکھا۔ جن کا ذکر تفصیل سے کیا جا چکا ہے۔ اب ہم ان دونوں مقاصد کے اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ یوم رضا یوم رضا منانے کی اپیل کا مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے اپنے سالِ تاسیس ۱۹۶۸ء میں مجلس کی اکثر مطبوعات کے آخر

میں یوم منانے کی اپیل ایک مستقل دعوت کی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یوم رضا اعلیٰ حضرت بریلوی کے عرس کا دوسرا نام ہے۔ یہ یوم آہستہ آہستہ مقبولیت حاصل کرتا گیا اور آج آپ اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں کہ ملک کا کوئی شہر، گاؤں بلکہ کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے۔ جہاں یہ روح پرور تقریب منعقد نہ ہوتی ہو۔ یہاں ہی نہیں بلکہ بیرونی ملکوں میں بھی یوم رضا منایا جاتا ہے۔ عوام میں امام احمد رضا کو متعارف کرانے کے لیے مجلس کی یہ تحریک بڑی سود مند ثابت ہوئی۔

۲۔ لٹریچر کی اشاعت

جہاں مرکزی مجلس رضا نے یوم رضا کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا وہاں لٹریچر کی اشاعت کا بھی ایک وسیع سلسلہ شروع کیا۔ جیسا کہ آپ پر واضح ہو چکا ہے کہ مجلس رضا کی ۲۳ مطبوعات کی تعداد ایک لاکھ ۳۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے اور یہ کتابیں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ ان کتابوں کے بارے میں ہفت روزہ "الہام" بہاولپور اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے کہ "یہ ایسی کتابیں ہیں جنہوں نے تحقیق و تفحص کے اس دور میں فاضل بریلوی کی عظمت علمی کا اہل علم کو قائل کر دیا۔" مجلس رضا کی یہ کوشش بڑی کامیاب ثابت ہوئی۔ اس لٹریچر کی اشاعت کا فائدہ یہ ہوا کہ عوام کے ساتھ ساتھ اہل علم و فضل بھی امام احمد رضا کی خدمات سے متعارف ہوئے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اب امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر بہت سی علمی اور تحقیقی کتابیں منظر عام پر آ گئی ہیں اور کئی ایک اخبارات و رسائل کے خصوصی نمبر شائع ہو کر تمام دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ چنانچہ مجلس رضا اپنے اس مقصد میں خاصی کامیابی حاصل کر چکی ہے۔

ان دو اہم مقاصد کے علاوہ مجلس رضا کی تحریک کے کئی ایک نتائج برآمد ہوئے جن کا مختصر بیان درج ذیل ہے۔

۱۔ مجلس رضا نے تن تنہا کافی عرصہ تک اس میدان میں کام کیا۔ لیکن اب مجلس

کی وفقہ ا میں بے شمار ادارے وجود میں آگئے جو اس تحریک میں شامل ہو کر سرگرم عمل ہیں۔ ان میں بزم رضا اور انجمن رضا نام کے کئی ادارے پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں میں قائم ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں لاہور میں اس وقت انجمن خدام احمد رضا، بزم رضا، انجمن خدام اعلیٰ حضرت اور طلبہ کی ملک گیر تنظیم انجمن طلبہ اسلام پاکستان کام کر رہے ہیں۔

۲۔ مجلس رضا نے اعلیٰ حضرت کے یوم وصال پر اخبارات و رسائل میں امام احمد رضا کی علمی و دینی خدمات پر مضامین کی اشاعت کے لیے زور دیا۔ احباب سے مضامین لکھوا کر مختلف اخبارات و رسائل میں شائع کروائے۔ لیکن اب صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ ملک کے مختلف اخبارات و رسائل میں امام احمد رضا اور ان کے تلامذہ کی خدمات کے بارے میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔

۳۔ مجلس رضا نے جہاں اعلیٰ حضرت کی خدمات پر علمی و تحقیقی کتابیں شائع کیں وہاں اعلیٰ حضرت کی کتابیں شائع کرانے کے لیے ناشرین کو اس کام کے لیے تیار کیا اور بعض کو ناشر بنایا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب اعلیٰ حضرت کی بعض کتابیں بازار میں دستیاب ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سے نتائج مجلس رضا کی تحریک کے برآمد ہوئے۔ جن کی تفصیل کے لیے خاصا وقت درکار ہے۔ انشاء اللہ پھر کبھی اس موضوع پر تفصیلی عرض کروں گا۔

مرکزی مجلس رضا نے روز قیام سے لے کر آج تک بارہ سال کے عرصہ میں جو گراں بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان سے آپ کسی حد تک متعارف ہو چکے ہیں۔ مجلس یہ خدمات دردمند اہلسنت حضرات کے تعاون سے سرانجام دے رہی ہے یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضور پر نور شافع یوم نشور سید انبیاء

حبیبِ کبریا، مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت، امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کی توجہ اور بزرگانِ دین خصوصاً شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدظلہ العالی (مدینہ منورہ) کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ مجلس رضا یہ اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ مجلس رضا کی ان تبلیغی و اشاعتی کوششوں کے بارے میں تقریباً ہر ایک کا خیال ہے کہ اس میں وسعت پیدا ہو۔ مگر اس میں وسعت اس وقت ہی ممکن ہے جب کہ حضرات اہلسنت مجلس رضا کے ساتھ حسبِ توفیق تعاون فرمائیں۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ مرکزی مجلس رضا لاہور کو اپنے عظیم مقاصد کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور مجلس کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد حنیف اظہر

درکوٹ پاکستان منٹ رائٹرز گلڈ لاہور

یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ